ضبط : مولانا عبدالقیوم حقانی

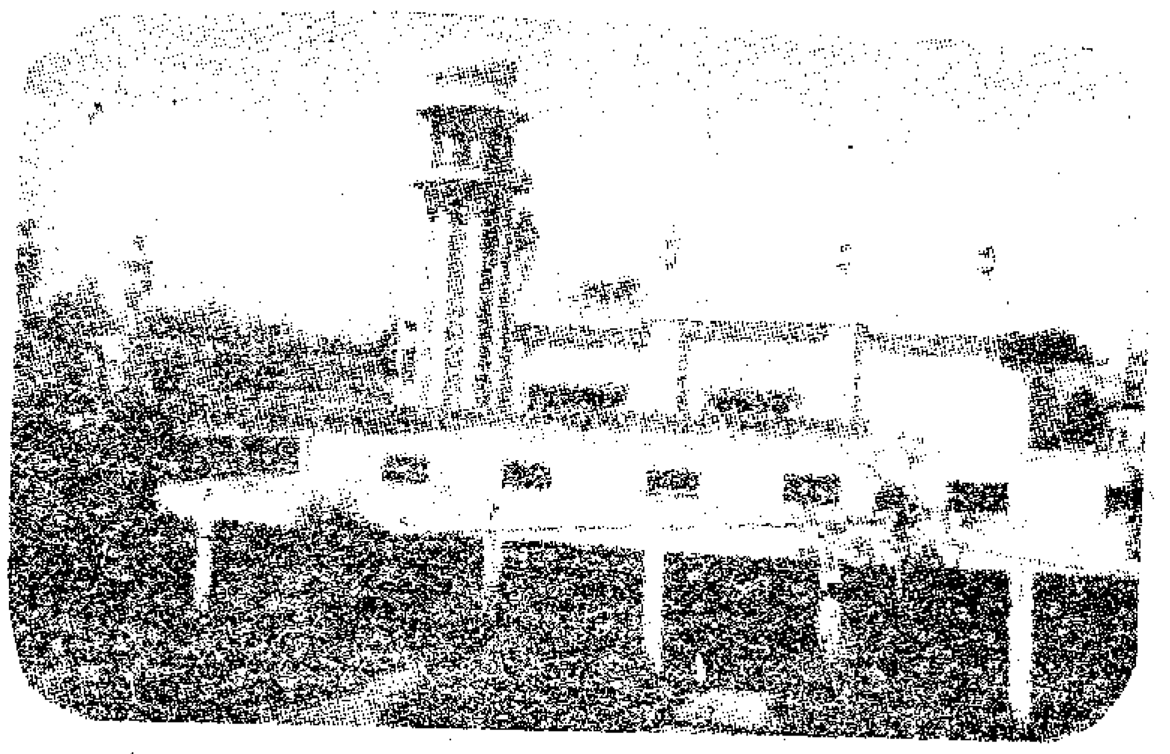

جہادِ افغانستان اور دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور زعماء جہاد کی بعض مجالس کی جھلکیاں

جنوری ۱۹۸۳ء کی چھبیسویں تاریخ تھی کہ احقر حسبِ معمول حقائق السنن شرح اردو جامع السنن (حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کے آمالی ترمذی) کا مسودہ لیکر آپ کو سنانے کی غرض سے حاضر خدمت ہوا، عصر کی نماز کا وقت تھا مسجد میں داخل ہوتے ہی حضرت شیخ پر نظر پڑی تو دیکھا کہ جہادِ افغانستان کے ایک بڑے محاذِ جنگ کے امیر مولانا جلال الدین حقانی (فاضل و سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ) اور ان کے رفقاء کے علاوہ جہادِ افغانستان کے چند دیگر زعماء اور مجاہدین جو جدید آتشیں اسلحہ سے لیس تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے مصافحہ اور معانقہ کر رہے ہیں۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرتِ اقدس شیخ الحدیث اور جہادِ افغانستان کے آئے ہوئے زعماء کے درمیان جو مکالمہ ہوتا رہا، حسبِ وعدہ اسکی کچھ مزید جھلک نذرِ قارئین ہے جس سے جہادِ افغانستان کے اہم ترین چشم دید واقعات اور دیگر کئی پہلو سامنے آجاتے ہیں۔

مولانا جلال الدین حقانی :— احقر دارالعلوم سے آنے والے احباب سے آپ کی خیریت، دارالعلوم کے حالات اور کیفیت دریافت کرتا رہتا ہے۔ صدر صاحب مرحوم (مولانا عبدالحلیم زروبوی) کی وفات تمام عالم اسلام بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کیلئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ رحمتوں سے نوازے۔

حضرت شیخ :— میں ہمیشہ آپ حضرات کے حالات دریافت کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر ان فضلاء واحباب کی خیریت اور عافیت کی اطلاع کے لئے بے تاب رہتا ہوں جو اس وقت محاذِ جنگ پر دشمن سے برسرِ پیکار ہیں۔ ظالم دشمن کے مقابلہ میں آپ حضرات کو اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل ہے، اور تین سال سے جو غیبی فتوحات اور نصرت و کامیابی سے باری تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے۔ دل سے دعائیں کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ

استقامت علی الدین عطا فرمادے ۔ اور اس میں مزید ترقی ہو ۔ "اللھم زد فزد" خدا تعالیٰ یوماً فیوماً ترقی دے ۔ آمین

مولانا جلال الدین حقانی :- جہاد، مشکلات اور امتحان کا نام ہے ۔ امتحان اس لئے لیا جاتا ہے تاکہ لوگوں میں تمیز پیدا ہو ۔ اپنے اور غیر کی پرکھ ہو جائے ۔ آپ نے سبق پڑھایا تھا کہ جب سونا آگ میں ڈالا جاتا ہے ، تب قیمتی بنتا ہے ۔ کپڑے جس قدر مارے اور رگڑے جائیں اسی قدر ان کی صفائی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہادِ افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں حکمتوں میں شاید ایک یہ بھی ہو کہ مشکلات اور مصائب کی بھٹی میں ڈال کر خالص سونا بنا رہا جاتے ۔ الحمد للہ ۔ مجاہدین کا ایمان مضبوط ، حوصلہ بلند ، مہارت پختہ اور بہادری اپنے عروج پر ہے ۔ ہم میں جب کوئی شہید ہو جاتا ہے تو ہم کبھی بھی مایوس اور ناامید نہیں ہوتے جانے والے کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے ایسے ساتھی کھڑے کر دیتے ہیں جن کا عزم استقامت اور پختگی پہلوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے ۔

حضرت ! اب تو مجاہدین کو پہلے سے کئی گنا زیادہ تجربہ حاصل ہو گیا ہے ۔ طیاروں ، ٹینکوں ، زہریلی گیسوں اور دشمن کے حملوں سے مرعوبیت ختم ہو چکی ہے ۔ ان ساری چیزوں کا مقابلہ اور ان سے ہر قسم کا تعارض اب عادت بن گئی ہے ۔ اوائل میں مجاہدین کو میدانِ جنگ میں دشمن کے مقابلہ کا تجربہ نہیں تھا ۔ اب تو بحمد اللہ خوب تجربہ ہو گیا ۔ اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے ۔

حضرت الشیخ :- جہادِ افغانستان سے پہلے روس کا عالم اسلام پر بہت زیادہ رعب تھا ۔ مگر آپ حضرات کی قربانیوں اور مجاہدین کی بے مثال شجاعت و استقامت نے روس کو پورے عالم میں ذلیل رسوا کر دیا ۔

مولانا جلال الدین حقانی :- اب تو ہر طرف سے جہاد کی برکتوں اور نقد ثمرات کا ظہور ہو رہا ہے ۔ پہلے ہمارے اندر جو لوگ فسق و فجور اور ضلالت و فساد میں مبتلا رہتے تھے اب وہ توبہ کر کے دینی زندگی اختیار کر چکے ہیں ۔ پہلے جن لوگوں پر دنیا کی حرص سوار تھی اور مقصدِ زندگی کسبِ دنیا تھا ۔ اب ان کا مقصدِ زندگی دین ہے ۔ اب دنیا کا کسب نہیں کرتے مگر دنیا پہلے سے زیادہ مل رہی ہے ۔ الحمد للہ اب تو مجاہدین نے روسیوں سے جنگ کر کے ان ہی کا اسلحہ بھی فراہم کر لیا ہے ۔ اس کو استعمال کرنے کی ترکیبیں بھی سیکھ لی ہیں ۔ اب دشمن میں بھی خوب اختلاف پڑ گیا ہے ۔ اور ان کی جڑیں کھوکھلی ہو گئی ہیں ۔

حضرت الشیخ :- آج کل آپ کا مرکز کہاں ہے ۔ ؟

مولانا جلال الدین حقانی :- ہم نے سردار داؤد کے دورِ حکومت میں ہجرت کی تھی ہمیں حکومت نے گھر دیئے تھے جو افغانستان کی سرحد کے ساتھ ہیں ۔ تاہم اکثر قیام افغانستان میں ہوتا ہے ۔

ہمارا سارا منطقہ پہاڑی ہے۔ جہاں حکومت کے فون وغیرہ کے نظام کو توڑ دیا گیا ہے جب دشمن کے جہاز ہمارے منطقہ پر بمباری کرتے ہیں تو وہ بھی بہت دور سے ۔ ہمارے علاقہ میں امیر عبدالرحمن کے دورِ حکومت سے تاحال سرکاری نظام نہیں ہے۔ اب ہمارے مجاہدین نے اپنے اسلامی نظام کے تحت جگہ جگہ شفاخانے کھولے ہیں۔ شرعی عدالتیں اور رفاہِ عامہ کے ادارے بھی قائم کئے ہیں۔

حضرت الشیخ :۔ مجاہدین کے مختلف گروہ اور احزاب کا جو آپس میں اختلاف......

مولانا جلال الدین حقانی :۔ بحمداللہ جہاد کے دوران میدانِ جنگ میں تمام احزاب کا ہاتھ ایک ہوتا ہے۔ غزنی، وردگ اور پکتیا میں مجاہدین کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے سب ہمکار اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

ہمارے منطقہ پکتیا میں آجکل خوب برف پڑ رہی ہے۔ مجاہدین تو برف کے عادی ہیں، مگر روسی دشمن کی فوجوں کو زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ آجکل مجاہدین دشمن کے مختلف کاروانوں پر آسانی سے حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور کابل کے اندر رہنے والے مجاہدین داخلی طور دشمن پر رات کو حملہ کرتے ہیں۔ مجاہدین نے کابل میں بجلی وغیرہ کی لائنیں کاٹ دی ہیں۔ باہر سے لکڑی بند کر دی ہے۔ نام نہاد کارمل حکومت اور اس کے کارندے سخت تکلیف اور مصیبت سے دوچار ہیں اندر سے بجلی بند ہے اور باہر سے لکڑی بند۔

حضرت الشیخ :۔ (حاضرین سے) ہم سنتے رہتے ہیں کہ روسی فوج میں ہمارے یہ فاضل مولانا جلال الدین حقانی ٹینک دشمن اور ٹینک شکن کے نام سے مشہور ہیں۔ دشمن کی فوج میں جب بھی مولانا جلال الدین حقانی کی آمد کی افواہ اڑا دی جاتی ہے۔ تو فوج کا ٹینک بردار حصہ ٹینکوں سمیت بھاگنے اور اپنے کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا کی شان! کہ ٹینک بھی ہمارے مولانا جلال الدین حقانی کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتے۔

(جلال الدین حقانی سے) مولانا! آپ کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس کے استعمال......

مولانا جلال الدین حقانی :۔ حضرت! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو تو مٹھی میں کنکریاں لیکر "شاهت الوجوه" پڑھتے ہوئے دشمن کی طرف پھینکو اور اسی دوران "وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشيناهم فهم لا يبصرون" بھی پڑھتے رہو تو ربِ قدیر دشمن کے سامنے دیواریں کھڑی کر دے گا۔ بس! یہ آپ کا بتایا ہوا وظیفہ ہے اور اس وقت میرے پاس سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے۔ میدانِ کارزار میں میں اور میرے رفقاء اسکی بے شمار برکتیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ (حضرت الشیخ نے مجاہدین کے ایک وفد کو یہ وظیفہ بتاتے ہوئے اس کا پس منظر اور اس کے مختلف ادوار میں فوائد و ثمرات پر تفصیل سے گفتگو کی تھی جو آئندہ کسی مجلس میں پیش کر دی جائے گی۔)

حضرت الشیخ :۔ آپ کے منطقہ پر روسی دشمن کے حملوں اور ان سے دفاع کی کیا صورت ہے۔

بقیہ صفحہ ۵ پر

مولانا جلال الدین حقانی:- حضرت! روس نے افغانستان پر حملہ کے وقت جو منصوبہ اور اس کے تحت جو نقشہ بنایا تھا اس میں افغانستان کی مہم ان کے لئے چھ ماہ سے بھی کم عرصہ کی تھی، عراق تو ویسے بھی روسی اسلحہ کی مارکیٹ ہے۔ علاقائی اعتبار سے ایران پر افغانستان کا محاصرہ ہے، جب (خدانخواستہ) افغانستان روس کے قبضہ میں چلا جائے تو پھر اس کے لئے ایران اور اسی راستے خلیج اور تیل کے ذخائر پر قبضہ آسان ہے روس صرف افغانستان پر قبضہ کے خیال سے یہاں نہیں آیا بلکہ وہ اس راستے مشرق وسطیٰ اور پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ روسی حکمرانوں کو کبھی یہ وہم بھی نہیں گذرا تھا کہ افغانستان کی مہم میں اس قدر وقت لگے گا اور جان و مال کا نقصان ہوگا۔ اب تو روسی حکومت سے وہاں کے عوام بھی نفرت کرنے لگے ہیں۔ اور ان کو ویٹ نام کی طرح افغانستان چھوڑ دینے کا انجام نظر آنے لگا ہے۔

افغانستان میں روسی فوج عیاش اور مست ہوگئی ہے۔ جبکہ روس میں ان کو عیش و عشرت کے مواقع کم ملتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہاں رقم اور نقدی عام افراد کو حاصل نہیں ہے نہ اپنی مرضی سے خرید سکتے ہیں اور نہ بیچ سکتے ہیں، یہاں ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، افیون بھنگ چرس اور شراب ان کو آسانی سے میسر ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ اب تو روسی فوج اپنے ہاتھوں سے مجاہدین کو اسلحہ دیتی اور چرس و شراب لیتی ہے۔ یہاں روسی فوج کا نظم و ضبط ختم ہوچکا ہے۔ ان کے سپاہی نشہ کے عادی ہوگئے ہیں۔ گاڑیاں اور ٹینک چلاتے وقت نشہ میں دھت رہتے ہیں

اسی دوران مجاہدین نے حضرت اقدس کی خدمت میں خشک میووں کے ہدایا پیش کئے۔

حضرت الشیخ:- آپ نے یہ تکلیف کیوں اٹھائی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم آپ کی خدمت میں تحائف پیش کریں بلکہ آپ کی خدمت میں تو ہمیں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا چاہیئے۔

مولانا جلال الدین حقانی:- حضرت! آپ تو مجاہد المجاہدین ہیں اور یہ سارا جہاد اور مجاہدین کا کردار، سب آپ کی برکت سے ہے ہم نے جہاد اور میدانِ جنگ میں دشمن سے مقابلہ کا سبق بھی باقاعدہ ٹریننگ کے طور پر آپ سے سیکھا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں یہاں کے الیکشن کے زمانہ میں میں نے پورے خٹک علاقہ کا دورہ کیا تھا، ہر قسم کے میدان سر کئے تھے۔ اس وقت سے جہاد کا شعور پیدا ہوا اور پھر آپ کے دروس سے اس میں مزید پختگی آتی گئی۔

حضرت الشیخ:- (حاضرین سے) جی ہاں۔ یہ مولانا جلال الدین حقانی الیکشن کے زمانہ میں جب یہاں دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم تھے تو انہوں نے بڑا مجاہدہ کیا تھا۔ پورے خٹک علاقہ اور اس کے قریہ قریہ میں پہنچے تھے اور اب تو ماشاء اللہ ....

(مجاہدین سے) مجھے تو آپ پر اور تمام مجاہدین فضلائے حقانیہ پر افتخار ہے۔ آپ لوگ ہمارے لئے آخرت کا ذخیرہ ہیں، ہم تو رب قدیر کی بارگاہ میں رو رو کر یہ دعا کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی غیبی نصرتوں سے نوازے اور خونخوار ظالم دشمن کے مقابلہ میں فتح مبین عطا فرماوے۔

مولانا جلال الدین حقانی:۔ ہمارے منطقہ میں مجاہدین کے قائدین، علاقہ کے علماء اور مختلف محاذِ جنگ کے امراء، دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں۔ مولانا گل رحمٰن حقانی مولانا حبیب الرحمٰن حقانی مولانا محمد عمر اخوندزادہ حقانی، سب حقانیہ کے فضلاء ہیں اور یہ جو آپ کے سامنے تشریف فرما ہیں مولانا احمد گل حقانی ہیں۔ جو طالب علمی کے زمانہ میں آپ کی اس مسجد میں (دارالعلوم کی قدیم مسجد) رہا کرتے تھے، جہاد میں مجروح بھی ہوئے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کے صدقہ انہیں جلد شفا عطا فرمائی۔

حضرت الشیخ:۔ جی ہاں! یہ بڑے مخلص انسان ہیں خدا تعالیٰ ان کی زندگی علم اور عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

(مولانا احمد گل حقانی سے) ہمارے مولانا اللہ نور صاحب کا کیا حال ہے۔

مولانا احمد گل حقانی:۔ انہوں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی ہے تاہم میدانِ جنگ میں مجاہدین کا خوب ساتھ دے رہے ہیں، تبلیغ اور جہاد کی ترغیب میں مصروف رہتے ہیں۔ اچھے خطیب اور بہترین مبلغ ہیں، ابھی عید سے قبل ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔

حضرت الشیخ:۔ پشاور میں کتنے روز ٹھہرنا ہے۔

مولانا جلال الدین حقانی:۔ آٹھ دس دن قیام کا ارادہ ہے۔ اور مہاجرین کے کچھ مسائل میں حضرت دعا فرماویں کہ باری تعالیٰ کامیابی عطا فرماوے۔

حضرت الشیخ:۔ جی ہاں آپ کیلئے تو ہر لمحہ دعاگو رہتا ہوں میرے دل کی ہر دھڑکن اور رواں رواں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ لوگ نہ ہوتے تو آج روسی فوجیں خلیج میں ہوتیں اور مشرق وسطیٰ پر روس کا قبضہ ہوتا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ یہود شام اور پھر مدینہ منورہ تک تاراج کریں گے، مجھے اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں روسی یہودی اس کا مصداق نہ ہوں۔

الحمد للہ کہ آپ حضرات نے سرخ خونی سیلاب کے مقابلہ میں مضبوط بند باندھ دیا ہے، خدا تعالیٰ آپ کا محافظ ہو۔

(جاری ہے)